

مکمل حلقہ زمزمین

مکمل حلقہ زمزمین، گرام فرخی فرجا، افضل ملک اللہ

رسالہ

۱۲
صفحہ العقیان

نے

تبیان تحریف القرآن

تصنیف شریف عالم عامل نواضل کامل غیاث بلوی

سید سبط حسین صاحب بقیام لکھنؤ

درمطبع انشاء عشری ہتھا، علی علی ضوی طبع شد

والله يعلمني بشيئ من ربه

هذا المحمد بن صالح شريفه وجمال منيفه وعالمه راسخه
ووجيزه ذائعة درنايا نديشه ودرمع توهمات شنيده

صفاح العقيان

في

تبليان تحريف القرآن

ترجمت شريف عالم باعمل فاضل بديع
ساحم دين ناصر شرع متين مولوي سيد محمد عيسى

در طبع انشا عشرى با تهاكم كثرين عابد على طبع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی محمد و آلہ الطیبین
 بالتجلیل والتکریم اما بعد پس دریغ نہ بعض عوام اہلسنت کی طر فسی چند سوال
 بدین مشاہیر علما و فضلاء شیعہ کی خدمت میں کر رہے ہوں اس حقیر کی نظر سے
 گذری اور جن حضرات کے پاس کروہ سوالات گئے انہوں نے اپنے اپنے مصالح
 خاصہ کے اقتضا سے جواب کئی سے اعراض فرمایا لیکن حقیر اس امر کو مناسب
 سمجھا کہ ان سوالات کے جواب ہی اعراض عرض کیا جاوے اسلئے کہ سائل کو غالب
 یہ سمجھ لو ہدایت اسکی بحسب مناسبت وقت و حال و نااسکان واجب ہو اور بعض
 مایہ زور پر مسائل کو اقامت جہاں او قیام اوقات اپنی اور مقال کی منظور
 تاہم مرتبہ اول میں کچھ عطا و نجات اسکو مناسب ہو آئندہ سوالات سے سائل
 ظاہر ہوگا سو وقت آن والا میں جو تفسیر عقل و حج و فہم صحیح کے نزدیک مناسب
 ہو گا عمل میں آسکتا ہو بنا بران علی الغرر بہیں بدایت و ارتجال کمال است سوال یہ
 چند بطور گہی گئے و اللہ اعلم و علیہ التکلیف اور نام اس کتاب کا
 صفحہ العقیان فی تبیان تحریف القرآن رکھا گیا اور قبل اسکے
 کچھ جواب انماذکیجاوے نقل عبارت سوال بلطف مناسب ہو اور وہ یہ ہے

الالات جمع حضرات اثناعشریہ

عثمان نے قرآن میں تحریف کو تو علی یا اور آئمہ نے قرآن درست کر کے شیعوں کو کیا
 نہ دیا یا تو معاویہ حضرت علی یا اور آئمہ شریک گناہ عثمان تھے یا درست کر لیں یا جو
 تھے اور شیعہ بغیر درست شدہ قرآن اب تک نماز وغیرہ میں کیوں استعمال کرتے
 ہیں کیونکہ جب تحریف ہوئی تو ضرور طلب ضبط ہوا اور عنوان میں فرق ہوا
 نہ معلوم شیعہ پر در قیامت کیا جواب دیئے۔ جو اب اس سوال کا مقتضی تقدیم فرمائیے
 ہو اور وہ یہ ہے کہ شیعہ دینی میں جو واقعات نزاعی ہیں یا متعلق بمقولات صرفہ میں
 حتمی کا عادل اور حکیم ہونا یا متعلق بحالات ایام گذشتہ میں مبسوط یہ امر کہ خلیفہ اول
 سنت کے اچھے شخص تھے یا برے اور خلافت پر انہوں نے باستحقاق تسلط حاصل
 کیا تھا یا خلاف استحقاق اور یہ امور ایسے نہیں ہیں کہ آئمہ سے دیکھائی دین جس طرح
 آفتاب دن کو اور ستارے شب کو دیکھائی دیتے ہیں بلکہ ذریعہ انکے علم کا قرآن اور
 احادیث اور اقوال علمای تاریخ و سیرت ہوں چیزوں سے آگاہ ہونے کے لیے کتب
 تفسیر حدیث و تاریخ وغیرہ کا وجود و درکار ہوا۔ فوت فہم معانی و دہلوات ثلاث مطابقت
 و تضمیمہ و استزامیہ ہی درکار ہو اور یہ اقتدار بدون تحصیل ادن علوم ضروریہ کے جو سادہ
 قرار پائیں ہیں بقدر کفایت حاصل نہیں ہو سکتا پشانی اس شخص کی جو اس بارہ میں تحقیق
 حق و دریافت امر اصلی واقعی کیا چاہے یہ ہو کہ امتیر اقتدار ساسی حاصل ہو اور جو شخص
 کہ ایسا اقتدار نہیں رکھتا وہ اس بارہ میں نفسی حق نہیں ہو سکتا اور ایک خود دریافت نہیں
 کر سکتا مسائل کے حالت جو سوالات سے ظاہر ہوئی ہیں ہے کہ ہر کوئی بھی تیز
 سمجھدار و ضرورون کے جکا اوپر بیان ہوا حاصل نہیں اور جو حالت سائل کی ہو اس
 حالت کے لوگ اکثر تو اپنے آبائی مذہب پر باقی رہتے ہیں سنی ہوں یا شیعہ ہوں اور
 بعض جو اپنے شکوک رفع کیا چاہتے ہیں اپنے ہی مذہب کے کسی مشہور شخص سے کچھ

پوچھ کر تشفی اپنی کر لیتے ہیں اور بعض لوگ بالخصوص جبے راوی و عدم استفادہ
علمیہ اپنی رائی ناقص پر ہوسا کر کے ایک بات اختیار کر لیتے ہیں تا ہی ہمدانی
بعض مسائل استنباطات جن میں علت استفادہ و عجزیت کی اس کتاب میں مذکور ہے
انجام انکایہ ہوا کہ پہلے سی سے شیعہ ہونے اور اس میں سی چھ ہونے کے بعد
گمراہ کہتے ہیں اور بعض لوگ طالب انصاف الحق ہو کے تعصب مذہبی کو چھوڑ کے
فریقین کے علمائے استفسار کے درمیان اور اسکو ذریعہ دریافت حق کا
دیتے ہیں اگر سائل قسم اول پر ہو اور اپنے مذہب آباہی پر ثابت قدم ہی تو اسکی
سوال کرباعیت ہو اور اسکا جواب لکنا بھی ممکن ہو تو اسکی ہمت روز ہمشیر
ستوجہ ہو تو کوئی رسالہ یا کتاب لکھے اس میں اپنے مذہب کے لوگوں میں سے اگر کوئی شخص
اسکا جواب لکھنا ضروری سمجھتا ہو تو اسکا درجہ بہت ہی محترم اور بے استفادہ فریقین
ایسے ہیں کہ انہوں نے ایک دوسرے کے مذہب کی ردعایانہ طور پر لکھی اور ان
مذہب کے لوگ اس کو کو ضعف و کتبج سمجھ سکتے اسکی طرف متوجہ نہیں ہونے
اور اگر شوق اول کا تعین معلوم ہوتا تو اسکا جواب پر اکتفا لیا جاتا اور اگر سائل
قسم دوم ہی ہو تب بھی اسکے جواب سی اعراض ہی مناسب ہو کیونکہ اگر طوطہ
وضعی عقلی میں منافی مثال شمس نصف النہار کا ہوگا اگر خلاف مذہب سائل ہوگا اور
اہل علم لاکھ طرح پر پائے کہ سائل اسکو مان لے سائل کو جاننا ہوگا اور اگر یہی ہو
تب بھی اجتناب و احتراز ہی مناسب ہو کیونکہ جسکو چشم انصاف اور دید و بصیرتین
ہو کہ جس کو پسند نہ آئے اسکو اذالہ منی و سہاں اگر سائل قسم دوم
ہو تو ہم طلب حق و جواب پر اسکی امانت کر نہیں تصور جائز نہیں سمجھتی ہیں اسکا
ایک ہی سنت ہو جو اگر فرض کیا جاوے تو سوالات سائل اوپر بنا کر کے لکنا اولیٰ ہم
ہوتا ہو اور یہ جواب بمنزلہ ہدایت بلکہ عین ہدایت الی الحق ہو چنانچہ اسی فرض کی بنا پر

جواب سائل کا اسے مزید لکھا جاتا ہے کہ حسین تعصب و پاسداری مذہب سے جو کچھ
 نہ دیا جاوے گا بلکہ صحیح صحیح جو امر مذہب و فریقین کی نسبت معلوم ہو وہ اسے بطریق بیان کیا
 کہ اگر کوئی منصف اہلسنت سے بھی کہتا تو یہی لکھتا و اللہ بقول الحق و ہدیہ
 السبیل اصل حقیقت یہ ہے کہ سائل کو نہ مذہب سے یہ کی خبر ہو نہ مذہب سے کی قرآن میں تحریف کا
 واقع ہونا علمای امانیہ میں بھی مختلف فیہ ہے لیکن جو احادیث و فریقہ کے مذہب میں ہے
 و اسے ہن چلتی ہے قطع نقصان و تقدیم و تاخیر نسخ موجودہ قرآن میں ظاہر ہوتی ہے
 وہ بکثرت ہیں سائل کو چاہیے کہ صوارم الالہیات حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اللہ فی العالمین
 کہہ دیا الشیعہ و ظہر الشریعہ و درجہ جبرائیل علیہ السلام نے البشیر علیہ السلام نے انا انما انما عشر
 جناب غفران مآب علی انما ہما اور اب پیغمبر مرسلہ انا عشرہ عالم عامل میرزا محمد صاحب
 کامل دہلوی اور جلد اول استقصاء الفہام ایتہ اللہ فی العالمین جناب مولوی سید
 حامد حسین صاحب اطلال اللہ بتاؤ لا و راہ فی معارج الفضل ارتقاؤ لا و یکھے اور جو
 سیدین کہتے اہلسنت سی ان کتابوں میں نقل ہوئے ہیں انکو ملاحظہ کریں اگر ایسا کرتے تو
 انہی ظاہر ہو جاتا کہ اہلسنت کو وقوع تحریف فی القرآن کا انکار قطعی ممکن نہیں ہو لیکن سوائے
 کہ وہ کہتی ہے ظاہر ہو کہ اگر انکار استعداد علمی نہیں ہو کہ وہ ان کتب کے مطالب کو
 سمجھ سکیں اور جو کچھ کہ ان کتابوں میں مذکور ہو اسی کا پھر لکھتا اس نظر سے جمع وقت ہے
 کہ یہ کتابیں بیسویں و شصتی ہو چکی ہیں پس یہ کچھ کہ انکے لکھا ہو وہ کیوں کر لکھا جاوے
 اور انکے الہ پر کیوں کہ تقاضا کیا وہی اور سائل کہ اگر دریافت حق معذوب ہو تو اولیٰ
 انہ استعداد علمی ہم دونوں کا واجب ہے اس کے اور کتب کے یہاں مناسب ہے جو چاہیے
 انکے اس قدر کا اور پر انکے مناسب بھی کہ انکے ہر بات کے لیے اگر کسی کو
 تفصیل ضروری سے اقوال و مباحثات میں علمی جاہلین تو ظاہر ہے کہ وہ کتب
 کے لکھنے کی نوبت پہنچی اور یہ امر مانع ہے کہ انکے اشتغال و اعمال فرما رہے ہیں اور جبکہ

کتاب فریقین کے مذکور میں تو ایک طرح پر مذکور ہے و عجب ہی متعجب نہ ہو لیکن
سائنس کی حالت ایسی ہے کہ نہ ان کتاب کو وہ دیکھ سکتی ہیں نہ ان کو یہ امید ہو
کہ دیکھیں گے اور چونکہ ابھی تک یہ احتمال ہو کہ وہ طالب حق رہا یا نہیں یہ متعجب
اور خود پسند لہذا اس مسئلہ تعریف میں ایک کتاب مختصر ادا کی جاتا ہے کہ جس سے اگر
وہ نفس الامر میں طالب حق ہیں تو اس کلام سے فائدہ ہونگے ورنہ اور کوئی نفس
طالب حق و صواب ہو اور اس کی نظر ان کے دل پر پڑے گی وہ متعجب ہو گا اور ہر
پاک فتنہ کا۔ یہ کتاب اگر اب غلط ہے تو اس کے بدلے ہی جو یہ ایستہ پرستی
اور ایمان کے ساتھ ہے وہ دیکھ کر حیرت مندی ہو گا۔ یہ کتاب سابقہ میں مذکور
میں مذکور ہے کہ اس کتاب کے مصنف نے اس کتاب کو فرمایا ایسی مذکور ہے
جس کا سابقہ تصنیف میں مذکور ہے کہ اس کتاب کی تالیف نے جناب سید محمد
بابا زیدی اعلیٰ درجہ کا مہر جو اگر محمدیہ کی تالیفات سے سابقہ احمدیہ میں قرآن
و احادیث کے ساتھ ساتھ قرآن و احادیث کے ساتھ ساتھ قرآن و احادیث کے ساتھ ساتھ
ایک کتاب ہے جس کا نام ہے "تفہیم القرآن" اس کتاب کے مصنف نے یہ کتاب
کی تصنیف کی ہے جس کا نام ہے "تفہیم القرآن" اس کتاب کے مصنف نے یہ کتاب
کلام سے پہلے ہی کہ اس کتاب میں انما عیشہ کا یہ ذکر کہ قرآن کو سیکھنا یا دنا
کی تالیف کی ہے یہ کیا ہو اس پر یہ جو یہ بین دقتین کے ہے اس کو کوئی
پاس ہے اس سے زیادہ نہیں ہو اور جو شخص اس کی طرف اس کو نسبت دے
اس سے اس کتاب کے قائل ہیں کہ قرآن اس سے بڑا ہو وہ نہیں کہ اس کی عبارت
ہی ہے کہ یہ وہی ہے کہ اگرچہ یہ کتاب کہ قرآن کا معنی مع العالی انکار
رہتے تھے اس کی نظر سے جیسا کہ یہ تفصیل انسان اور تعالیٰ بیان ہو گا
لیکن جناب سید شاہ عبد العزیز صاحب "تفہیم القرآن" میں بھی کہ جناب سید

اعلیٰ حضرت نے تحریر میں جمیع المعانی کا انکار کیا ہے چنانچہ نمونہ آئینہ شریعت میں لکھتی
 ہیں کہ شیخ صدوق ابن بابویہ در کتاب اعتقادات خود ازین عقیدہ کا ذہب دست بردار
 شد و مانع خط و اداه است اگرچہ علی الظاہر جناب شاہ عبدالعزیز صاحب فی رسالہ
 اعتقادات جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ آفرین نہیں دیکھا جس طرح اور کتب
 شیعہ انہوں نے نہیں ملاحظہ کیے صرف حواشی پر قیود میں یہ نقل کر دیا جیسا کہ ان
 کتاب میں جو ان کے رد میں تصنیف ہوئی ہیں تو ثابت ہو اور اگر یہ فرض کیا جاوے
 تو یہ بھی فرض نہیں ہو سکتا کہ جناب مہدی علیہ السلام نے یہ تصنیف ہی نہ کرتے نہیں کہ شیخ
 اور جب یہ بھی فرض نہیں ہو سکتا تو یہ لارڈ ناگزیر ہو ورنہ انہوں نے
 تحریف معنوی کا شیخ صدوق علیہ السلام میں ان اور وہ کلام اور کیا جو بوی صادق برآئی
 زین رکھتا بلکہ محض غلامند واقع ہو اس واسطی کہ دعویٰ سی دست بردار ہونا اور فارق
 ہونا اس کے کہ نہیں ہوتا اگر پہلی کسی شخص کو ایک چیز کا دعویٰ ہو اور بعد
 اس کے دوسرے کسی نے کہ جناب شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے جس امر سے
 انکار کیا خود یا کسی نے اہل مذہب کا مدعی ہونا ان کے کلام سے
 میں ان کے کہ کسی نے کام کا محسوس یہ ہو کہ کبھی انکو اور ان کے اہل مذہب کو
 عرصہ ہی نہیں ہوا جسکو جناب شاہ صاحب انکی طرف نسبت دیتی ہیں
 بحال دیانت جناب شاہ صاحب کہ ان کے ہی کام سے شاہ صاحب مہدی
 کی خلاف ورزی ہو اور شیخ علی الاطلاق اور رئیس الطائفہ بالاستحقاق جناب شیخ الطائفہ
 شیخ ابوالحسن محمد بن الحسن الطوسی کتاب بیان فی علوم الفرقان میں فرماتے ہیں اما
 الخلاف فی زیادۃ و نقصانہ فما لا یلیق بہ لان الزیادۃ تافہ مجہ علی بطلان
 والنقصان منہ فالظاهر ایضا من مذہب المسلمین خلافہ و هو
 الایق بالصحیح من مذہبنا و هو الذی نصرہ المراقب و ہو الظاہر فی

انہو آیات غیرانہ سرایت روایات کثیرہ من جہۃ الخاصۃ والاعمال
 کثیرین ای القرآن ونقل شیئ منہ من وضع الی موضع طریقاً الا اذا لقی لا یجب
 الی ما خلا وی کہ عرض عنہا وتروا انہ شاغل بہا لانہ یسکن تاویلہا و یحتسب ان
 ذلک طعننا علی ما ہو موجود لدنہ فان ذلک معام صحت لا یعترضہ احد من
 کلامہ ولا یدفعہ و رواہ ... تبادلت علی قرائتہ والتمسک بما فیہ و رد ما ید
 من اختلاف الاخبار فی الذکر ... صہا لہذا و افقہ عمل علیہ و سناذ الفقہ یجب و
 لایست الیہ یعنی گفتگو کہ تشریف از ... اس چیز سے ہو کہ نہیں سزاوار ہے
 ہوا ... اس آئی کی ذرا ... بڑا بڑا ... اس امر ہے کہ جس کا باطل
 ہوا ... ہے اور ... اس سے کچھ گھٹ گیا اور ... ہے کہ یہ
 کل سلیخ خلاف اسکا ہوا ... اس کا سبب ہوا ... اس کا ...
 کہ جو صحیح ہے مذہب ہم امامیہ اثناعشریہ ... آیات میں ...
 بخفی ہے کہ بہت سی روایتیں جو تہی خاصہ ہیں ...
 دیگر فرق اسلام سی ایسی آئین ہیں کہ ... با ...
 آیات قرانی کا اس قرآن موجود سی ظاہر ہوتا ہو اور یہی ظاہر ہوتا ہو
 اس قرآن میں کہیں تھے اور وہ کہیں سے کہیں ہو گئے مگر جن سندوں
 یہ روایات آئی ہیں وہ اخبار احاد ہیں کہ جو موجب علم و یقین نہیں ہوسکتے
 یہ کہ ان اخبار سی اعراض کیا جاویں ان میں تشاغل شرک کیا جاویں
 کہ ان اخبار کی تاویل ممکن ہو اور اگر وہ اخبار صحیح ہی ہوں تو جو قرآن ...
 موجود ہے اس پر ان اخبار کی وجہ سے کسی طعن نہیں ہوسکتی اس لیے کہ اس ...
 کی صحت یقیناً معلوم ہو کہ کسی شخص امت میں سے نہ اس پر معترض ہو اور نہ اسکا انکار یا
 رد کرتا ہو اور ہماری مذہب کے روایتیں ایک دو سرے کی تائید کرتی ہیں اس بات

اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی بھی یہی اور تاکید کی گئی ہے اس قرآن کے پڑھنے کی اور ہم
 اس قرآن میں مذکور ہو اس کے ساتھ ساتھ کہ یہی اور فروع دین کے متعلق
 احادیث آئین دین اور ان کے احکام و کلمات ہیں اور ان کے احکام و کلمات
 یہ حکم ہو کہ جو کچھ میں طرف اس قرآن کے اور مطابق کریں اور ان کے احکام و کلمات
 قرآن میں موجود ہے جو حدیث کہ اس قرآن کے موافق ہو اور اس کے موافق ہو
 جو حدیث کہ اس قرآن کے مخالف ہو اس سے اجتناب کیا جائے اور ان کے احکام و کلمات
 اتفاقات کیا جاوے انتہی حاصل ترجمہ اور جناب امین الاسلام علیہ السلام
 رحمہ اللہ کتاب مجمع البیان فی علوم القرآن میں تحریر فرماتے ہیں کہ
 مجمع علی بطلانہ و اما نقصان فیہ فقد روی جماعۃ من اصحابہ و تلامذہ
 خشوۃ العامة ان فی القرآن تغیرا و نقیضا از العجم من مذہب احنابنا
 خلافہ و هو الذی فصلی المفسر قدس اللہ سوادہ عنہ و توفی الکلام فیہ غایۃ
 الامتیاز و فیہ اب المسائل نظرا لیسات یعنی یہ بات کہ قرآن موجود میں
 کچھ بڑا دیا گیا ہے یہ تو ایسا امر ہے کہ اس کے باطل ہونے پر اجماع ہو مگر وہ سب
 امر یہ کہ ان میں سے کچھ گنہٹ گیا ہے اس میں تحقیق کہ روایت کیا ہے ایک جماعت نے
 ہم مانا ہے اس سے اور ایک گروہ فی خشوۃ عامہ سی کہ قرآن میں تغیر و نقصان
 ہی اور کچھ مذہب ہمارے اصحاب کے خلاف اس کی ہے اور یہی صحیح مذہب وہ مذہب ہے کہ
 اعانت کی ہو یہ مر تفسیر کے اور حد کا بسط دیا ہو کلام کو اس باری میں جو اس
 مسائل طرائیبات کے بعد چند سطور کے پھر جناب شیخ فضل بن حسن طبرسی
 رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ذکر ان من مخالف فی ذلک من الامامینہ و طائفتہ کا یہ
 و فہر فان الخلاف فی ذلک مضان الی قوم من اصحاب الحدیث
 انہما اہل ضعیفہ ظنوا احتیاجا یرجع بشملنا عن المعلوم بلینہ و طائفتہ کا یہ

سید مرتضیٰ علم الہدی نے یہ بھی ذکر کیا ہے جو اس سائل طرابلسیات میں مسئلہ فقہ
 قرآن میں جو شخص فرقہ امامیہ تھی یا فرقہ شیعہ میں سے ہمارے قول کے مخالف
 ہی اسکا خلاف لازم شمار نہیں ہے۔ اس پر اسطیٰ کہ اختلاف اس مسئلہ میں مضموم ہے
 علت ایک فرقہ کے اصحاب حدیث میں سے کہ جنہوں نے چند اخبار ضعیفہ
 نقل کئے ہیں اور ظن اگویہ ہوا ہے کہ یہ اخبار صحیح ہیں لیکن ایسے اخبار سے
 تاویل نہ کیا جانی ہے ایسی چیز ہے کہ جو معلوم ہے اور محبت اور سبکی قطعی اور
 یقینی ہے یہ چند اقوال ان ارکان مذہب امامیہ کے ہیں جسکا نظیر و مثل اس
 مذہب کے علمائے کثر پیدا ہوا ہے اور ہر شخص ان چاروں عالموں میں سے ہر ایک میں
 جناب سید مرتضیٰ علم الہدی اور شیخ الطائیفی ابو جعفر طوسی اور جناب شیخ صدوق
 اعظم شیوایان مذہب امامیہ اتنا عشریہ کے ہمارے اہل علمای اسلامیت سے
 ہیں اور کتاب قوانین محکمہ میں جناب میرزا ابوالقاسم قمی رحمہ اللہ کے مذکور ہے کہ
 عن السید والصدوق والحق الطبرسی وجمہور المجتہدین علیہ الصلوٰۃ
 یعنی جناب سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ اور شیخ صدوق اور محقق طبرسی اور جمہور مجتہدین سے
 منقول ہے کہ وہ قائل عدم وقوع تحریف فی القرآن کے ہیں اور محقق ہے کہ لفظ
 جمہور اس مقام پر متعمل ہوتی ہے کہ بیان قائل ایک قول کے اکثر ہوں اور مخالفت
 آئین یا تو بالکل ہوں اور اگر ہوں تو اکثر ہوں پس کلام جناب میرزا ابوالقاسم قمی
 رحمہ اللہ سے ظاہر ہوا اہل مجتہدین و علمای امامیہ قائل عدم وقوع تحریف فی القرآن
 کے ہیں مخالف انکی یا تو بالکلیہ نہیں ہیں یا ہیں تو کم ہیں اگرچہ تفسیر صافی میں ملا حسن
 کاشانی نے کہ جو سہ اہل متاخرین اخبار میں ہیں قول بوقوع تحریف کی تصحیح نہیں کی لیکن
 ظاہر کلام سے انکے بیان طرف اس قول کے ظاہر ہوتا ہے اور مرتضیٰ اخباریت کا
 بھی یہی ہے لیکن فقہ اتنا عشریہ میں رسالہ منہاج النجاة سے اسکا نقل کیا ہے کہ

[illegible]

[illegible]

حضرت امام سیدنا یعنی تو ہمارے واسطے فوقہ سبعین سے امام قرار دیا ہے اور
 حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اور محدث جلیل نشان خاطر بن مرویہ
 نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ سب جہاد و امتہ اہلسنت کے ہونے
 اور ان کا رتبہ رتبہ بخاری اور مسلم کے ہے اور جس شخص کو انکی جلالت معلوم ہو
 انکی کتب جلیلہ جالیہ اہلسنت میں جن پر مدار علم تاریخ ارباب حدیث کا ہوا
 کہ روایت کے مراتب و فضائل ملاحظہ کر لے یہ تینوں بزرگوار اپنے کتابوں میں
 اور اسے نقل کر کے امام جلیل نشان اہلسنت کے جلال اللہ بن بیوطی و دشوین
 و ابی حنیفہ بن محمد بن ابی حاتم و ابی مرزوق و ابی عساکر عن ابن مسعود اشد
 کان قراءہ ہذا حرف و کفی اللہ المومنین القتال بطل ابن ابی طالب
 یعنی روایت کی ہے ابن ابی حاتم اور ابن مرویہ نے اور ابن عساکر نے ابن مسعود
 کہ آپ کفی اللہ المومنین القتال کان اللہ قریا عن ذاکو عبد اللہ ابن مسعود کہ ایمان
 و اکابر صحابہ رسول سے بن اسطرح پڑتے تھے کفی اللہ المومنین القتال
 بطل ابن ابی طالب و کان اللہ قریا عن ذاکو یعنی بجا یا حتمائے نے مومنین کو
 جنگ کرنے سے پسند کیا بن ابی طالب علیہم السلام کے اس روایت سے
 ظاہر ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کے نزدیک اس آیت میں لفظ علی بن ابی طالب کی
 موجود تھی حالانکہ فی الحال نہیں ہے میرزا محمد بدخشان بھی کہ علمای جلیل نشان
 اہل سنت کے بلا وہند وستان میں تھے اپنی کتاب مفتاح النجاح میں لکھا ہے و ما خرج
 بن مرویہ عن ابن مسعود ان کان قراءہ ہذا حرف و کفی اللہ المومنین
 القتال بطل ابن ابی طالب و کان اللہ قریا عن ذاکو یعنی روایت کی ہے ابن مرویہ
 نے ابی مسعود سے کہ وہ اس آیت کو اسطرح پڑتے تھے و کفی اللہ المومنین القتال
 بطل ابن ابی طالب و کان اللہ قریا عن ذاکو اور تفسیر کشف البیان میں بھی لکھا ہے

مشہور تفسیر سیوطی و مفہوم طبرانی احمد بن محمد بن حنفیہ کہ شری نامہ احمد بن محمد بن حنفیہ
 کے ہیں اور شری سے معتد اور فقہ ہیں تحریر فرمائے ہیں کہ احمد بن محمد بن حنفیہ
 بن محمد بن عبد اللہ القاسمی ناظر الحنفیہ محمد بن حنفیہ بن محمد بن حنفیہ
 النحیبی ناظر بکر محمد بن حسین بن صالح السبیعی ناظر احمد بن محمد بن حنفیہ
 احمد بن میثم بن ابی نعیم ناظر جناد و اللہ لونی عن ابی نعیم عن ابی نعیم
 قال قرأت فی صحیحہ عبد اللہ بن مسعود ان اللہ اصطلح آدم علی
 ابراہیم والیمان قال محمد علی العالمین یعنی خبر می ہے مجھے ابو محمد عبد اللہ بن
 بن محمد بن عبد اللہ قاسمی نے وہ کہتے ہیں کہ خبر می ہے مجھے ابو حسین محمد بن محمد بن
 بن حنفیہ نصیبی نے وہ کہتے ہیں کہ خبر می ہے مجھے ابو بکر محمد بن حسین بن صالح السبیعی
 نے وہ کہتے ہیں کہ خبر می ہے مجھے احمد بن محمد بن حنفیہ نے وہ کہتے ہیں کہ خبر می
 مجھی احمد بن میثم بن ابی نعیم نے وہ کہتے ہیں کہ خبر می ہے ابو جناد و سلونی نے
 اور انہوں نے روایت کی ائمہ سے اور ائمہ نے روایت کی ابی وائل
 سے ابو وائل کہتے ہیں کہ پڑھا میں نے کراں میں عبد اللہ بن مسعود کی ان لفظی
 آدم و نوح و ال ابراہیم والیمان والی محمد علی العالمین یعنی تحقیق کہ حق
 فی برگزیدہ کیا آدم اور نوح اور ال ابراہیم اور ال عمران اور آل محمد کو تمام عالم پر
 حال لکھ نسخ موجود قرآن میں لفظ آل محمد کی موجود نہیں ہے اور سبیر احمد بن
 معتد خان بدخشانی نے جنکی مع و توثیق مفتی رشید الدین خاں خاں خاں خاں خاں خاں
 میں اور دیگر اہل علم و کمال نے اہلسنت کے باجا فرمائی ہے مفتاح النجاح میں تثنی
 و آخر ای ابن مر دوید عن سر من عبد اللہ رضا قال کنا نقراء علی عبد
 رسول اللہ صلعم یا ایہا الرسول بلغنا انزل الیک من ربک ان علیا من
 المومنین وان لم تقبل فما بلغت رسالتہ فانظر ان من منہ فی ربک

روایت ہے کہ ابن مسعود بن سعید نے عید الفطر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ
 نے فرمایا کہ عید الفطر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس طرح پڑھتے تھے کہ
 یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان
 لم تفعل فما بلغت رسالته انی انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نازل
 ہو گی طرفہ تمہاری پروردگار کی جانب سے کہ تحقیق علی مولی ہیں اور رسول
 مکی مومنین کے اور اگر نہ کروں ایسا تو تمہیں تبلیغ نہ ملے گا اور شہداء اللہ ہیں احمد
 نے کہ اکابر امامی اہلسنت سے ہیں کتاب توضیح الالباس میں لکھا ہے کہ
 فی مسوایۃ ابی بکر بن عیاش عن عاصم بن عاصم عن ابن مسعود
 قال کان علی عید الفطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
 من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته
 ابوبکر بن عیاش نے روایت کی عاصم سے اور عاصم نے زید سے اور زید نے
 عبد اللہ بن سعید سے کہ عبد اللہ بن سعید نے فرمایا کہ ہم تمہارا استہداج
 رسالت تابع مسلم میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے یا ایہا الرسول بلغ ما
 انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته
 اور حاکم جلال الدین سیوطی نے حاکم جلال دین وشرکت محتاج بیان نہیں ہے
 درمنثور میں فرمایا ہے کہ احمد بن حنبل سے روایت ہے ابن مسعود قال کان
 نقراء علی عید الفطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
 من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته انی انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نازل
 ہو گی طرفہ تمہاری پروردگار کی جانب سے کہ تحقیق علی مولی ہیں اور رسول
 مکی مومنین کے اور اگر نہ کروں ایسا تو تمہیں تبلیغ نہ ملے گا اور شہداء اللہ ہیں احمد
 نے کہ اکابر امامی اہلسنت سے ہیں کتاب توضیح الالباس میں لکھا ہے کہ
 فی مسوایۃ ابی بکر بن عیاش عن عاصم بن عاصم عن ابن مسعود
 قال کان علی عید الفطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
 من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته
 ابوبکر بن عیاش نے روایت کی عاصم سے اور عاصم نے زید سے اور زید نے
 عبد اللہ بن سعید سے کہ عبد اللہ بن سعید نے فرمایا کہ ہم تمہارا استہداج
 رسالت تابع مسلم میں اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے یا ایہا الرسول بلغ ما
 انزل الیک من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته
 اور حاکم جلال الدین سیوطی نے حاکم جلال دین وشرکت محتاج بیان نہیں ہے
 درمنثور میں فرمایا ہے کہ احمد بن حنبل سے روایت ہے ابن مسعود قال کان
 نقراء علی عید الفطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
 من ربک ان علیا مولی المومنین وان لم تفعل فما بلغت رسالته انی انی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو نازل
 ہو گی طرفہ تمہاری پروردگار کی جانب سے کہ تحقیق علی مولی ہیں اور رسول
 مکی مومنین کے اور اگر نہ کروں ایسا تو تمہیں تبلیغ نہ ملے گا اور شہداء اللہ ہیں احمد
 نے کہ اکابر امامی اہلسنت سے ہیں کتاب توضیح الالباس میں لکھا ہے کہ

[illegible]

۱۰
 کہ جو کہ بتا رہا تھا کہ ایک جلد قراۓت میں کہ اس میں جو ابوجحیدہ و ابولفضل
 ابوالشیخ و ابن مرہ و دویہ عن سعید بن جبیر قال قلت لابی جبرائیل
 ابوتوبہ قال لتوبہ بن علی الفاخضہ ما نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی فطنا انہ کا میں سنا احدا
 پہنچا کہ تمہارا یعنی ابوعبیدہ نے امیر ابن منبہ نے اور ابوالشیخ اور ابن مردویہ
 فی سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ میں نے ابن عباس سے کہا کہ سورہ توبہ
 یعنی نام سورہ توبہ کا لیا تو انہوں نے کہا کہ سورہ توبہ کیا بلکہ یہ سورہ فاضلہ
 ہے ہمیشہ اصحاب رسول کہ ہماری نازل ہوتا رہا یہاں تک کہ ہم اسی اب محراب میں کہ
 اسات ہو جائیں کہ ہم لوگوں میں سے کوئی شخص اس پر کھڑا نہ ہو کہ اس پر کھڑا ہو
 راجح ابن المنذر و ابوالشیخ و ابن مرہ و دویہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قیل لہ
 ما کان من اللہ قال ہی اور اس کا اب اقرب ما اقع عن ابن عباس رضی اللہ عنہما
 ما کان من اللہ مستحب حتی اور ابوالمنذر و ابوالشیخ اور ابن مردویہ نے
 ابن عباس سے روایت کی کہ اگر سورہ توبہ کا ذکر ہوا عمرؓ نے کہا کہ یہ
 سورہ تو طرف عذاب کے اقرب ہے و اما کہ نہیں باز رہا یہ سورہ لوگوں سے
 یہاں تک کہ کسی ایک کو بھی نہ چور تا تھا و اخر جبر ابوالشیخ عن عکرمہ قال قال
 ما قرأ من تکریر براءۃ حتی فطنا انہ لم یبق منا احد الا انہ تنزل فیہ و کان
 فتی الفاخضہ یعنی ابوالشیخ نے عکرمہ سے روایت کی ہے کہ عمرؓ نے کہا کہ نہیں
 فراغت ہوئی نازل ہونے سے پہلے ہی اس کے مگر ایسی حالت میں کہ ہم لوگوں
 یہ گمان ہو گیا تھا کہ کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ اس کا کچھ نہ ہو کہ اس کا
 نازل ہوا اور یہ سورہ توبہ کا ہے کہ میں نے اس کو نازل ہوا تھا کہ یہ سورہ
 کہ اس کو ایسا نہ ہے کہ اس کو سورہ توبہ کا ہے کہ اس کو سورہ توبہ کا ہے کہ اس کو
 سورہ توبہ کا ہے کہ اس کو سورہ توبہ کا ہے کہ اس کو سورہ توبہ کا ہے کہ اس کو

نہ لکھا کہ جس کا ذکر یا ہی کے ساتھ اس سورہ میں آیا ہو اور یہ بھی ظاہر ہو کہ اس
 سورہ کے تحت سے برابر تھا اور فی الحال جب قدر نسخ قرآن میں پایا جاتا ہے وہ تو اس
 یا لیج سے بھی کم ہے اور بسم اللہ اس سورہ کے اوّل میں نہیں ہے تو اس کا بسا
 امام مالک سند یہ بیان کیا ہے کہ یہ سورہ مع بعد از اول سے کم ہو گیا ہے پس ان
 دونوں امور کے جمع کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک بڑا جزو اس سورہ کا بندہ
 تھا جس سے تیر تھا اور جب قدر یہ سورہ موجود ہے اس کا وگنا یا گنا یا نسخ موجود
 قرآن سے نکل گیا اب چند وہ روایات بیان کیے جاتے ہیں جسے ظاہر ہو کہ نسخ
 موجود قرآن میں پہلی اٹھنی جانب پروردگار سے کچھ نازل ہوا اور کچھ
 مریدین کچھ اور لکھ گیا پانچ علامہ جلال الدین سیوطی کتاب الامتحان میں
 علامہ الفراء میں فرماتے ہیں کہ ابن سیدہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب
 میں مذکور ہے کہ اس سورہ میں سے کچھ نازل ہوا اور کچھ مریدین لکھ گیا
 یعنی ذیل اس روایت کی روح ہے یہ ظاہر ہے کہ تب یہ روایت سے حتیٰ قسط
 و قسط کے حتیٰ قسطی اور کسوا ہی علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ اس
 حدیث کو اگرچہ تاثر ہے روایت کیا ہے حاکم کہ ائمہ جلیل الشان ہی علم حدیث
 کے کتاب مستدرک میں فرماتے ہیں کہ مجاہد نے جو شاگرد اس
 میں جاس کے تھے اب جاس سے روایت کی ہے کہ کاتب قرآن فی خطا کی
 بجای تفساد کے تفسد اسوا لکھ گیا کہ بعد نقل اس حدیث کے فرمائی ہیں
 اس حدیث میں کہ اسناد مشروط اشخاف یعنی یہ حدیث صحیح وہ ہے کہ
 جس کے اسناد میں صحیح و صحیح بخاری اور صحیح مسلمین و الترمذی لکھا ہو اس سے
 ظاہر ہے کہ یہ حدیث وہی با صحت کا روایت ہو کہ اس حدیث میں کاتب علامہ
 ابوالدین سیوطی فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں کاتب سیوطی و سیوطی منصوص

عبد بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابن الاثیر
 فی المصاحف و ابن مندہ و ابن خراشبہ و ابن کثیر و ابن جریر و ابن
 فی شعب الایمان و الضیاء فی الخمارۃ من طراق عن ابن عباس رضی اللہ
 عنہما فی قولہ تعالیٰ حتی تستأشروا و تسلموا علی اہلباقل اخطا الکاتب انما ہی
 تستأذنی فریاضے اور سعید بن منصور اور عبد بن سعید اور ابن جریر اور
 ابن کثیر اور ابن ابی حاتم اور ابن الاثیر فی المصاحف میں اور ابن مندہ
 فی کتاب غرائب شعبان اور حاکم نے اس حدیث کو بر آگیا اور ابن کثیر
 نے اسے تو اس پر ہی حکم کیا ہے کہ حدیث صحیح ہے اور ابن کثیر نے اسے
 اور بیہقی نے کتاب شعبان میں اور ضیاء مقدسی نے کتاب الخمارۃ میں
 حدیث سے ہی طریقوں سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ وہ کہتی تھیں کہ تستأشروا
 غلطی کاتب ہی لکھ گیا ہو یہ لفظ تستأذنی دوسری جگہ درخشیر میں مذکور
 ہے کہ اخرج ابن جریر و ابن الاثیر فی المصاحف عن ابن عباس رضی اللہ
 عنہما قراءۃ اقرئین الذین استأذنیتم فی المصحف اقرئینہن اقرئینہن
 امنوا فقال اظن الکاتب کتبہا و سوسہن امنوا و سوسہن امنوا و سوسہن
 امنوا و سوسہن امنوا و سوسہن امنوا و سوسہن امنوا و سوسہن امنوا
 یسأ الذین امنوا کے جو نسخ موجود قرآن میں ہے وہ یہ ہے کہ
 الذین امنوا یسأ الذین امنوا کہ کون نے ابن عباس سے کہا کہ
 یسأ الذین امنوا کہ انہوں نے جواب دیا کہ میں کہان کرتا ہوں کہ اس
 یسأ کہ کاتب نے قرآن لکھا ہو تو سبب اپنی اور تمہارے کی گواہی
 نہیں کہ تمہارے قلم یقین کو اقرئینہن لکھ گیا اور اس میں
 مرقوم ہے کہ ابن الاثیر نے اس حدیث کے طریقہ سے یہی روایت ابن عباس سے

شیخی بنیہ اور حافظ بنیل ورامہ میں اہلسنت کے حافظ ابن عمر غسقلانی
 فتح الباری میں لکھتی ہیں کہ سہوی الطبری و عبد بن حمید باسناد صحیح کلمہ
 من رجال البخاری عن ابن عباس انہ قال یقرء ہا اقلہ یلبین و
 یقول کتبہا الکاتب و ہونا عن یحییٰ بن طبری اور عبد بن حمید نے بسند صحیح ابن
 عباس سے روایت کی ہے کہ میں نے جیسی روایت یہ ہے وہ لوگ کہتے ہیں کہ جیسی بخار کہ
 روایت کرتے ہیں اس روایت میں آیا ہے کہ ابن عباس بن بجای اقلہ یلبین
 کہ اقلہ یلبین کہتے تھے کہ اگر کرتے تھے کہ اس آیت کو کاتب جو کہتے
 تو وہ اس وقت اوتھ گیا نہ بعد چند طے سے فتح الباری میں مرقوم ہے کہ
 جاء عن ابن عباس عن علی بن ابی طالب عن ابيہ عن ابيہ عن ابيہ عن ابيہ
 انہ قال انہ جید عنہ یعنی ابن عباس سے اور
 یہی طرح کی روایت تحریف قرآن میں آیت وقضی ربک الا قصدا ولا ایتا
 کے بار میں آئی ہے اس روایت کو سیاح بن منصور نے ساتھ اسناد صحیح کے
 روایت کی ہے اور محقق نہ ہے کہ جب ایت کی طرف حافظ بن حجر کے اشارہ کیا
 و در ایت اور مشور میں مذکور ہے چنانچہ در مشور میں لکھا ہے اخیر لفظ
 و سیاح بن حمید و ابن جریر و ابن المنذر و ابن الاثیر و ابن ابی شیبہ
 من طر ابن جریر عن ابن عباس عن ابيہ عن ابيہ عن ابيہ عن ابيہ عن ابيہ
 انہ جید و الا ایتا قال الترتب الی و بالتصاد و انتم قمر و نہاد قضی ربک
 یعنی فریابی اور سعید بن منصور اور ابن منذر اور ابن اثیر و ابن ابی شیبہ
 میں سعید بن جبیر کے طریقہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے اس آیت کی
 باری میں وقضی ربک ان لا قصدا ولا ایتا کہ ابن عباس یہ کہتی تھے کہ
 لفظ یہ و دسی ربک و او صادمین لکھا اب تم لوگ اسکو وقضی ربک پر مشور

[illegible]

اور یہ اس سبط حیدر یعنی وصی ربک پر ہی جاری اور جاری رہا
 جسے تم مارے۔ یہ روایت سنائی جو قلم میں لی تو قلم میں روایت سنائی جسے قلم میں
 پس یہ روایت سنائی۔ اس کے بعد ابن عباس نے اس آیت وانی پر یہ روایت سنائی
 کہ اللہ عز وجل فرمایا انزلنا القرآن اور محقق نہ رہے کہ مقصود ابن عباس کا
 اس آیت کے پڑھنے سے یہ تھا کہ سبط حیدر جناب باری نے لفظ وصیٰ ارشاد
 کی ہے اس سبط بیان ہی وصی فرمایا تھا اور جناب خدا سے یہ امر بقضائی جمعی
 محترم ہوا ہو گا کہ کوئی شخص سوائے خدا کے کیسکی عبادت نہ کرے تو کیسکی مجال یہ
 نہ تھی کہ قضای خدا کرے لیکن یہ بات نہیں ہے یہ صرف ایک وصیت ہی
 کہ جناب باری نے بندوں کو وصیت فرمائی ہے اور واضح رہے کہ لفظ وصیت
 یہاں مراد ہدایت و ارشاد ہے اور ایک مقام میں درشتور میں مسطور ہے کہ
 اخرج سعید بن منصور و ابن المنذر عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ کان
 یقرء لقد آتینا موسیٰ وطارق بن الضحاک فیلہ وبقیۃ الخ واذلہ الوارد
 مہنا فی الذین یحلقون العرش و من حوله یعنی روایت کی سعید بن منصور اور
 ابن منذر نے ابن عباس سے کہ وہ آیت و لقد آتینا موسیٰ وطارق بن الضحاک
 و فیلہ من الفرقان فیلہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے کہ واو کو یہاں سے اٹھاؤ
 یعنی و فیلہ میں سے اور آیت الذین یحلقون العرش و من حوله میں داخل کرو
 اور آتھان میں لکھا ہے اخرج ابن ابی حاتم عن طریق الذہبی عن حمزہ
 عن حکمہ عن ابن عباس قال انزلنا لعلہ الوارد و لعلہ الوارد الذین یحلقون العرش
 و من حوله یعنی اس حدیث کو ابن ابی حاتم نے زبیر بن حزم کے طریقہ سے
 عکسہ سی روایت کی ہے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے
 فرمایا کہ اس واو کو اس آیت سے نکال کے آیت الذین یحلقون العرش و من حوله میں داخل

[illegible]

[illegible]

قبل لہمان ان
وانما هي ذاك ثم اورد اسويدي يدي يدين منصف برقمين من مسودتين
اذخر شقة بن النضر عمر الامستاد را خبر بن ايضا ان
بن مسعود انه كان يقرعها امضوا بن نضر ان
سرد اي - محصل ترجمہ ان بن نضر کا یہ ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ کی خدمت میں
ابن شہاب یعنی زہری سے سنا کہ اس نے کہا کہ میں نے اپنے چچا ابی اسحاق سے سنا
اذا نودی للصلوة من بعد العصر فاسعدوا الی ذکر اللہ زہری نے کہا کہ میں نے اپنے چچا
اس کے یہ کہ اس طرح پڑھتے تھے کہ فاسعدوا الی ذکر اللہ اور اس عید کے کہ شہاب نے کہا
اس نے اور سعید بن منصور نے اور ابن ابی شیبہ نے اور ابن المنذر اور ابن کثیر
نے مصاحف میں خرشد بن خرشد روایت کی ہے خرشد بن حویلیہ کہہ رہے ہیں
ابن عمر بن خطاب نے ایک لوح میں کہ جو میری پاس تھی اس آیت کو لکھا ہوا اور
اس میں فاسعدوا الی ذکر اللہ لکھا ہوا تھا تو مجھے انہوں نے پوچھا کہ اس کا کیا ہے
ان میں کسی بتایا میں نے کہا الی بن کعب نے عمر بن خطاب کی کہ اس کا ہم صحابہ میں ایسی
زیادہ تر قاری نسخ قرآن ہو اس آیت کو اس طرح پڑھو و امضوا الی ذکر اللہ
ابن عمر بن سعید نے ابراہیم سے روایت کی ہے کہ عمر بن الخطاب کے آگے بیان ہوا
کہ (ابن) فاسعدوا الی ذکر اللہ پڑھتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں نسخ قرآن کا عالم
نہا ہوں اور عمر بن الخطاب فامضوا الی ذکر اللہ پڑھا کرتے تھے اور اسی
روایت کہ حافظ بن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ طبرانی نے متیر کے طریق سے اس
روایت کو ابراہیم سے روایت کیا ہے بعد اس کے کہا ہے کہ اسی روایت کو سعید
بن مسعود نے جو روایت کیا ہے تو ابراہیم نے اس کے درمیان میں جو شخص پڑھا تھا
اس کا نام طبرانی کہا روایت میں مذکور نہیں ہے اس کا نام بھی بیان کر دیا ہے

[illegible]

اس کی ایک نام پریت الیسا نام لایا تھا اور اسے انعام لایا گیا اور اس کے
 روز و تم ذکر خدا یعنی نماز میں شریک نہ ہوگا۔ اگر وہ اس کے ساتھ ہے تو
 خدا کے ساتھ ہے۔ بعض مثنوی پر اس کا ذکر ہے۔ یہاں پر اس کا ذکر ہے۔ اور اس کا ذکر
 کے فوٹا کرتے تھے کہ اگر خدا واسع و باریق و دوسرے ناموں سے پکارا جائے
 دوسرے ناموں سے پکارا جائے تو اس میں کوئی کمی نہیں ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ اور اس کا ذکر
 کر پڑتی اور دوسری جگہ۔ بشوین مذکور ہے۔ اس کا ذکر ہے۔ اور اس کا ذکر
 وسعید بن منصور۔ اور اس کا ذکر ہے۔ اور اس کا ذکر ہے۔ اور اس کا ذکر
 عن عمرو بن قنبر قال سالت ابا عبد الله عن النبي ان الامير المؤمن
 هادوا والصابغون والمؤمنين الصلوة والموتون ان يكونوا واقفاً في الصلاة
 فقالت يا ابن ابي هذا حال الكتاب ان شاء الله اني لكتاب اور آقا ان کریم
 قال ابو عبد الله في فضائل عثمان حدثنا ابو معاوية عن هشام بن عمرو عن
 ابيه عن جده قال سالت عاتكة عن الحسن القرظي عن قوله ان هذا الذي
 ليس ان وعن قوله والمؤمنين الصلوة والموتون ان يكونوا واقفاً في الصلاة
 اسناد الذین ہادی و الصابغون و المؤمنین الصلوة و الموتون ان يكونوا واقفاً في الصلاة
 کتاب الخطا و فی کتاب هذا الاسناد صحیح علی شرط البخاری اور امام
 کے غیب اسفہانی نے رسالہ منع میں لکھا ہے نا الخاقانی قال نا احمد بن محمد قال
 علی بن عبد البر بن قال نا ابو عبد الله قال ابو معاوية عن هشام بن عمرو عن
 ابيه باقی عبارت مطابق عبارت منقولہ آقا نا کہ ہر حاصل ترجمہ ان عبارت کا
 یہ ہے کہ ابو عبد الله نے فضائل قرظی اور سعید بن منصور اور ابن ابی شیبہ اور
 ابن جریر اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی شیبہ اور ابن ابی شیبہ
 نے یہ سب روایت کی ہے کہ وہ سب نے عائشہ سے روایت کی ہے۔

غلطی کا حال جو آیت ان هذا لساحران اور یسویا لمقیمین الصلوة ویتقون
الزکوة اور آیت ان الذین آمنوا والذین هادوا والصابئون والنصارى میں
واقع ہوئی ہو عایشہ نے کہا کہ اسی جیسے میرے اور بنابر بعض روایات کے اسی
بہانجی میرے یہ لہر کا تمون کہ طے بن اسخواری نے غلطی کے ہو
جلال الدین سیوطی آثار میں لکھتی ہیں کہ اس روایت کو اس مرتبہ میں
صحیح ہے جس مرتبہ میں کہ حدیث کے صحیح ہو نی کا التزام کیا ہے یہ یعنی بخاری و
مسلم نے اپنی صحیحین میں اس سے بڑھ کے طرفہ یہ ہو کہ ابان بن عثمان بن
عقوان صاحبزادی حضرت عثمان کے بھی و بالمقیمین الصلوة کی نسبت کہا کہ یہ
غلطی کتاب سے یہ لکھ گیا ہو اور یہ نہ علام غلبی سے کہ کار علی شہورین سے
اہلسنت کے ہیں کتاب الکشف والبیان عن تفسیر القرآن ظاہر ہوتا ہے کہ
والصابئون اور ان هذا لساحران میں وقوع غلطی کتاب قرآن کے وہ لکھ
تھے اور اصل عبارت غلبی کی کتاب مذکور میں یہ ہے غلطی و جہ انتصابہ
فقلت عائشہ و ابان بن عثمان ہو غلط من الکتاب و علیہ قول الدین آمنوا
والذین هادوا والصابئون والنصارى وقوله ان هذا لساحران یعنی وجہ انتصاب
آیت مذکورہ میں اختلاف ہو عائشہ اور ابان بن عثمان نے بیان کیا کہ غلطی کتاب
ابن اسیر حکم غلطی واقع ہوئی ہو غلط والصابئون اور ان هذا لساحران
میں اور اتفاق میں مذکور ہے بخاری بن اشتہ میں طریق ابی بشیر عن سعید
بن جبیر انہ کہتے ہرء والصابئون والصلوة وقول یوحنا من الکتاب یعنی روایت کی
ابن اشتہ نے طریق سے ابی بشیر کے ہے کہ سعید بڑے تھے و یقین
الصلوة اور کہتی تھیں کہ غلطی کتاب اس سے ظاہر ہے کہ سعید بن
جو کتابتا یقین میں سے تھے اور امام اہلسنت کے غلبی قائل وقوع تحریف کی ہیں

اور دوسرے مقام پر درمختور میں مسطور ہے کہ اخراج سعید بن منصور و احمد و سعید
 بن حمید و الجحامی فی تاملتہ و ابن المنذر و ابن ابی شیبہ و ابن الاثیر و ابن
 فی المصاحف و اللہ اعلم فی الافراد و الحاکم و صحیحہ و ابن مردودہ عن سعید بن
 عمیر رضی اللہ عنہ۔ اذہ سال عایشہ رضی اللہ عنہا کتبت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ و آلہ یقرء ہذا کایہ و الذین یوتون ما اتوا الذی یأقول ما اتوا فقالت
 ایتکم ما احب الیک قلت والذی نفسی بیدہ لا یمد لہا احب الی من الدنہ اجمعہا
 قالت ایہما قلت الذین یأتون ما اتوا قلت اشھدان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
 کان یقرء ہا و کذا لک انزلت و لکن الصحیح احسن یحصل مضمون یہ ہے کہ سعید بن
 منصور اور امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں اور عبد بن حمید نے اور بخاری نے
 اپنی تاریخ میں اور ابن المنذر اور ابن ابی شیبہ اور ابن الاثیر نے اور دارقطنی
 نے کتاب الافراد میں اور حاکم نے مستدرک میں اور ابن مردودہ نے سعید بن
 عمیر سے روایت کی ہے اور حاکم نے مستدرک میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے
 اور خلاصہ بیان سعید بن عمیر سے کہ سعید بن عایشہ سے پوچھا کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ و آلہ یوتون ما اتوا تو کہنے لگے بڑے تھے تھے الذین یأتون ما اتوا
 یا اللہ بن یاتون ما اتوا عایشہ نے کہا کہ ان دونوں قراءتوں میں تمہیں کونسی قرائت
 پر غور و محبوب ہے سعید بن عمیر نے کہا کہ تمہاری خدا کی کہ جان میری اسکے دست
 قدرت میں ہے ان دونوں قراءتوں میں سے ایک کو تمہاری دنیا سی زیادہ تر
 مجھے عزیز و محبوب ہے عایشہ نے پوچھا کہ کونسی قرائت سعید بن عمیر نے کہا کہ الذین
 یأتون ما اتوا عایشہ نے کہا کہ اسی کو میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
 بڑے تھے اور یہ آیت برہین نازل ہوئی ہے لیکن یہ ان میں سے ہے کہ کتابت
 ان الفاظ و حرف قرآن میں غریب واقع ہوئی ہے دوسری درمختور میں مذکور ہے

اس جاہد شاگرد خاص ابن عباس اور علم فقہ میں ممتاز انسان ہیں ان جہادرات
 منقولہ سی ظاہر ہوا کہ ان لوگوں کے نزدیک کتب کے فطری کی کہجائے ان دین
 اور کتاب کے فقہیہ لکھ گیا ہوا تھا نسخہ جو در قرآن میں جوید رہی اور سب
 اسکا کہ یہ لوگ ایسا ہی تھے یہی پیرو اسلام اس فہانی رہی کہ لکھتے ہیں
 ان اور امام اہلسنت بخیر ازین راوی نے بہت سی طرح اسکی تفسیر کچھ میں کہ
 اعتماد کیا ہر اور بیان اسکا تفسیر کچھ راوی ابن عمر بن ابی سلمہ موجود ہے اور وہ سبب
 یہ ہے کہ حاتی اور جہاد میں جو وہ قرآن میں پائے جاتے ہیں جو اس امر میں
 کہ تفسیر کی کہجائے تفسیر میں سے حدیث میں لیا تاکہ وہ نصرت کرینگے بنا
 ہو اور اسلم کی دلائل سے سبب بخیر ہر راوی کے رہا میں قصداً کہ جگہ تفسیر اس
 صورت میں کیونکہ قرآن میں تفسیر اگر معنی ظاہری آیت پر بنا لیا جوی قرآن
 آیت کہ مستعار نے پیغمبروں کے تفسیر مالا لحاظ ای اور اسے رہنے کہ جن روایات
 اہلسنت کے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کے الفاظ بہت سی بدل گئے ہیں وہ نسبت
 ان روایات سے کہ جو مذکور ہوئے بہت اور الاعتدال تخصی ہیں اختصار انہیں
 روایات کے نقل کر کے ہر کتاب کی گئی جس شخص کو زیادہ دیکھنے کا شوق ہو
 وہ در مشور اور آفاق وغیرہا کتب اہلسنت اور کتب احادیث اہلسنت
 کی طرف رجوع کرے پیشہ اس طرح کی شہادتیں پاو گیا اور ہم واضح رہے کہ اگر وہ
 روایات سند کچھ جاوین غیہ و قبیح تحریر قرآن میں ثابت ہوتا ہے لیکن اہلسنت ان
 روایات کو اختلافی قرات پر محمول کرتے ہیں یا ان چیزوں کے منسوخ ہو جائے
 قائل ہیں جس طرح آیہ ان الله هو الرزاق میں آیات کثیرہ موجود ہیں کہ بجائے
 ان الله هو الرزاق کہانی انا الرزاق انازل ہوا ہے اور بجائے فطقولہن
 فطقولہن کے فطقولہن قبل عد قہ واقع ہوا ہے اس طرح علی روایات کے

[illegible]

۱۔ کہ جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان بخشا ہے اور اسے ایمان بخشا ہے
 ۲۔ کہ جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان بخشا ہے اور اسے ایمان بخشا ہے
 ۳۔ کہ جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان بخشا ہے اور اسے ایمان بخشا ہے
 ۴۔ کہ جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان بخشا ہے اور اسے ایمان بخشا ہے
 ۵۔ کہ جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان بخشا ہے اور اسے ایمان بخشا ہے
 ۶۔ کہ جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان بخشا ہے اور اسے ایمان بخشا ہے
 ۷۔ کہ جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان بخشا ہے اور اسے ایمان بخشا ہے
 ۸۔ کہ جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان بخشا ہے اور اسے ایمان بخشا ہے
 ۹۔ کہ جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان بخشا ہے اور اسے ایمان بخشا ہے
 ۱۰۔ کہ جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایمان بخشا ہے اور اسے ایمان بخشا ہے

یعنی حیثیت کہ فاسق گوی بہر لہذا اگر فاسق ہو تو نہ کہو اس کو فاسق کہ فاسق کی خبر
بدوقت نہیں کے قبول نہ کرو تو اسے مفہوم یہ ہے کہ اگر فاسق ہو تو اسے بدوقت کہو
اور یہ یعنی حیثیت کہ فاسق کہ خبر اسے بدوقت کہو اسے بدوقت کہو اسے بدوقت کہو
واجب نہیں ہے پس اس ۱۰ بت میں غیر فاسق یا عالم یا مجاہد یا محال ہو یا
اصل کے خبر کا معتبر ہونا قطعی یقینی ہے اور اگر عادل کی خبر بدکر دی جاوے
حال عادل کا بدتر ہوگا حال سے فاسق کے اور نہ ترجیح دے جو حق ہو اور قطعاً بالکل
اور اگر بدتر کیا جاوے لکن بدتر کا کہ اگر برے تو اولاً تو بہ مخالف مفہوم ہے کہ
اور ثانیاً یہ کہ عادل و فاسق مساوی ہو جاویگا اور پہلی سہ عقلا اہل
خبر عادل قبول کی جاوے پس عین مقصود ہی اور ثانیاً یہ کہ قسماً و قسمی
عیدین ارشاد فرماتا ہے فلا تفر من کل فرقة طائفة منهم لا تستعملوا فی الذل
والبغی واما وہم ما اذا جمعوا الیہم لا یخبر بہم منہم پس اس سے بھی ثابت ہوا
کی اسطرح ثابت ہوتی ہے کہ حق سچا نہ تو دینی ہے واجب دینی ہے اور لو ساء اجابہ عدوی
کہ جو موجب علم و یقین نہیں ہوتے ہیں اور ابو الحسین نے اس میں کیا بیان کیا ہے
کہ مراد یہاں قبول فتویٰ سے نہ خبر اور علامہ علی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ یہ خبر
لازم ہے اور عبارت علامہ علی علیہ الرحمہ کی یہ ہے وادامد ابو الحسین علیہ السلام
انہما ردوا کہ لا یستعمل قبلہ استوی ولا یمروا الیکہ جواب اسکا ممکن ہو اور وہ جواب
وہ ہے کہ جو خبری اپنے رسالہ مفروضہ میں کہ سیکہ علیہ السلام ہے لکھا ہے اور سب
حال معلوم ہوتا ہے کہ جو عبارت میں اپنے رسالہ میں لکھی ہے عینہ اس رسالہ میں تحریر
ہوئی جاوے اور وہ یہ ہو خان الفتویٰ کا یہ سبب ہے کہ انہما ردوا علی الطائفت
من لا ینذرا اسما لا یخبر بہم منہم لکن قصہ بھی و تقیم القبول باجہا
دیکھو کہ مقتدی احمد مراد لا یخبر بہم منہم اور ثانیاً یہ کہ اسباب اسے اور اسباب

نہی ہے اخبار اجماع پر عمل کر کے بھی جائز ہے کہ اس میں عینہ بھی عمل کر کے اخبار
اور اس کے انکار کو سناقتہ اخذ احکام ممکن تھا اور مخالفہ اس قول کے اس قبہ
میں وہ کہتے ہیں کہ عمل کر لینا اخبار احاد و تجلیل حرام اور تحریم حلال لازم آتی ہے
اور جواب اسکا اونی غور و تامل سے معلوم ہو جاتا ہے اور یہ بھی واضح ہے کہ اس
کو میں خبر و احادیث پر انما ہیں کہ وہ کل متعاض میں بر او ہے اور وہ قتل و بلیغ و بیان
عالمی سے غصہ و غیر قبول کیا دینی روایت جس کی اور نہ کافر کی اور نہ مجبور
ان کے قول کے خلاف ہے اس قول کے امام اہل سنت کے کہ جو بار امام اسنی
ایہ امام علیہ السلام پر وہ کہتی ہیں کہ نہ فہم فسق کافی ہے خواہ وہ بھول الحال ہو
اور خواہ عادی ہو اور علامہ نے فرمایا کہ کتاب میں نقل بھی فرمایا ہے لیکن
پھر فرمایا کہ اس میں امام علیہ السلام کا کئی ملخصی ملان ہے بجز اس کے ایک ترجیح
میں فرمایا کہ اس میں امام علیہ السلام پر اور دوسرے تحریم حلال اور
تخلیج حلال اور غیر و اس کے ساتھ البسط و التفصیل فی ہذا المقال فراجع الی
سیرۃ النبی و احوالہ فی ہذا المقال و تحقیق الحال علی وجہ الکمال اور
تواند و دیکھیں کہ جس کے بارے میں اس کے سے ہے چون کہ تو اطو انکا کہ یہ خبر وادہ
تقریب ہو پس بعد اسکے یہ بھی معلوم ہو کہ احادیث کہ اہل سنت کے بیان
آخر بحث قرآن کے بارے میں فرماتے ہیں بعض متواتر ہیں اور بعض
احاد اور تواتر ہوں سے ہر گز شک نہیں کہ اس میں خطا یا خیال وادہ ہم بھرتا ہے

—————

[illegible]

[illegible]

•

